بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز بروز پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۵ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۱۴

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

• راولپنڈی ۱۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

• ربوہ ۱۴ ستمبر۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ملتان شہر اور ضلع کی دوسری اہم جماعتوں کے دورہ کے لئے ۱۵ ستمبر کو چناب ایکسپریس سے روانہ ہو رہے ہیں۔

• نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ "پانچ ہزار واقف" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ وقف عارضی کی تحریک کے لئے ہر احمدی کو یہ خطبہ پڑھنا چاہیئے۔ امراء صدر صاحبان اور دوسرے احباب اسے افراد جماعت تک پہنچانے کے لئے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی نسخہ بھی ضائع نہ ہو جلد مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

• وعدوں کے اعتبار سے تحریک جدید کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اختتام پذیر ہونے والا ہے۔ اس لئے اب بقیہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں تحریک جدید کا حق پوری طرح ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ عہدیدار حضرات سے درخواست ہے کہ اب اس عرصہ میں تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی طرف پوری یکجہتی اور تندہی سے توجہ مرکوز رکھیں کہ اسی طرح تحریک جدید کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ جامعہ نصرت

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہے اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم شاندار نتائج۔ پاکیزہ ماحول، ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود۔

انٹرویو۔ ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۱۳ تا ۲۰ ستمبر۔

بیرون ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۲۱ تا ۲۴ ستمبر

روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے صبح

نوٹ:۔ ۲۴ ستمبر سے کالج کھل جائے گا انشاء اللہ

پرنسپل

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اس سورۃ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس پر خوب غور کرنا چاہیئے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور میں گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز میں ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گنا دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے انسان کو واجب ہے کہ سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بناوے اور جیسے ایک فقیر سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء

ہمارا ہتھیار دُعا ہے

انبیاء علیہم السلام کا سب سے کاری ہتھیار ہمیشہ دعا ہی رہا ہے۔ پہلے زمانوں میں بھی انبیاء علیہم السلام دعا ہی سے کامیاب ہوتے رہے ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی جب شیطان اپنے پورے لشکر لیکر انسان پر حملہ آور ہوا ہے دعا ہی کے ہتھیار سے مغلوب ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ آج تمام مادی قوتیں ان اقوام کے ہاتھ میں ہیں جو عملاً اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں اور جو عقلیت ہی کو اپنا راہ نما سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر دنیا سے مٹانے کے لئے دنیوی طاقت کو اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دعا ایسی شے ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے کوئی اور حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔

اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔ تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۸)

آج بے شک بہت سے ممالک خالص مسلمانوں کے تصرف میں ہیں اور مسلمانوں کا ہر ملک میں وجود پایا جاتا ہے۔ مگر ان اسلامی ممالک میں سے ایک بھی ایسا ملک نہیں جس کو کلی طور پر غیر مسلم خاصکر عیسائی اور ملحد ملکوں سے آزاد کہا جا سکے۔ وہ کونسا اسلامی ملک ہے۔ جو امریکہ۔ برطانیہ یا روس کا دست نگر نہیں۔ ایک بھی اسلامی ملک خود مکتفی نہیں ہے۔ کہنے کو تو اکثر اسلامی ملک آزاد کہلاتے ہیں۔ مگر چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کوئی اسلامی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی حد تک امریکہ۔ برطانیہ یا روس وغیرہ سے ہر قسم کی مدد کا خواہشمند نہ ہو۔ سائنس میں تمام اسلامی ممالک سخت پسماندہ ہیں۔ یہاں تک آپس میں لڑنے کے لئے بھی ہتھیار وغیرہ یورپی ممالک سے خریدے جاتے ہیں۔ اور یہ خرید بھی دراصل قرضہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ فوجی سامان تو الگ رہا ہے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی مشینری یورپین ممالک سے درآمد کی جاتی ہے۔ گندم تک امریکہ یا آسٹریلیا سے منگوانی پڑتی ہے۔ تب کہیں جاکر گزر اوقات ہوتی ہے

یہ درست ہے کہ آج ہر ملک کو دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی اور قرض وام کے تعلقات رکھنے پڑتے ہیں۔ خود امریکہ۔ برطانیہ اور روس بھی بعض چیزیں دوسرے ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔ مگر دونوں صورتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپین ممالک برتر دنیوی طاقت کی وجہ سے جو سامان دوسرے مثلاً اسلامی یا افریقی ممالک سے لیتے ہیں۔ وہ اور معنی رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر عرب کی سرزمین میں تیل بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور سب تیل امریکہ یا برطانیہ یا دیگر یورپی ممالک کی کمپنیاں ہی زمین سے نکالتی ہیں۔ وہی اس کو صاف کرتی ہیں اور وہی اس کو لے جاکر استعمال کرتی ہیں۔ عرب سردار صرف ان کمپنیوں سے رائلٹی لیتی ہیں۔ باقی ان کو تیل کی پیداوار سے کوئی تعلق نہیں عرب سردار مجبور ہیں کہ ایسا کریں کیونکہ ان مغربی اقوام نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ تیل نکالنے اور اس کے استعمال کے فنون میں ماہر ہیں۔ ورنہ یہ تیل سوائے رائلٹی کے سرداران عرب کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

مغربی اقوام کی قوتی برتری اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے۔ کہ یہ اقوام سارے کرۂ ارضی پر چھائی ہوئی ہیں۔ ایشیا اور افریقہ کے اکثر ممالک تو براہ راست ان کے ماتحت ہیں۔ باقی ممالک بھی اقتصادی لحاظ سے انہی کے دست نگر ہیں اور مغربی اقوام ان سے جو چاہیں سلوک کرتی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں مغربی سفید فاموں نے باوجود اقلیت میں ہونے کے افریقیوں کی اکثریت کو غلام بنا رکھا ہے۔ عرب کے جنوبی حصہ عدن پر بھی برطانیہ نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ رہوڈیشیا افریقہ کا ایک خطہ ہے جو برطانیہ کے زیرنگیں تھا وہاں سفید فاموں کی اقلیت اقتدار پر قابض ہو گئی ہے۔ اور زبردستی خود مختار بن بیٹھی ہے۔ برطانیہ بظاہر اس کے خلاف ہے۔ مگر وہ کوئی موثر قدم اٹھانا نہیں چاہتا اور باوجود مطالبہ کے طاقت کے استعمال سے گریز کرتا ہے۔ مگر جب عدن کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ تو یہی برطانیہ وہاں بے دریغ بمباری کرتا ہے۔ اور اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

الغرض آج تمام اسلامی ممالک عیسائی اور الحادی یورپ اور امریکہ کے سامنے سرنگوں ہیں۔ اس طرح اسلام ان کے نرغہ میں آیا ہوا ہے۔ اس لئے بظاہر مسلمانوں کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں ہے۔ جو اسلام کو اس نرغہ سے باہر نکال سکے تاہم ہمیں یقین ہے کہ اسلام اس سے سرخرو ہو کر نکلے گا۔ مگر یہ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد صرف مخلصانہ دعاؤں ہی سے کھینچی جا سکتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہوا کہ کیا وجوہات ہیں۔ جن سے اسلام کو زوال آیا۔ اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں۔ جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے۔ اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دیئے ہیں۔ مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزل آیا۔ اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جائے گی۔ موجودہ زمانہ میں جو ان کو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی امید اور شوق ہے کہ وہ آتے ہی ان کو سلطنت لے دے گا۔ اور کفار تباہ ہوں گے۔ یہ ان کے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ ان کے دن پلٹنے کا ہی تھا۔ اور مسیح نے ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہیئے تھا کہ ظاہری طاقت ان میں جمع ہونے لگتی۔ ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے۔ فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا۔ مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں۔ ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے۔ ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں۔ یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے جہاں دیکھو جس میدان میں سنو تو نہیں شکست ہے بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے۔ اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا آیا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنا دیں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوت بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتدا تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ ربنا ظلمنا انفسنا ... الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے۔ اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ دیکھ

اسلام —— عیسائیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج

(از مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

حال ہی میں گیمبیا سے ایک رسالہ "بیکن" شائع ہونا شروع ہوا ہے یہ رسالہ ایک ایسے عیسائی مشن کی طرف سے چھپتا ہے جو کئی مشنوں کا متحدہ محاذ ہے۔ اس مشن کا کہنا ہے کہ روپے کی قلت کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ رسالہ کتنے عرصہ کے بعد چھپا کرے گا البتہ جو لوگ خریدنا چاہیں وہ بتا دیں تاکہ جب بھی چھپے اس کی ایک کاپی ان کو ارسال کر دی جائے۔

بظاہر اس رسالے کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ اِس حلقہ کے عیسائی ایک دوسرے سے رابطہ پیدا کر سکیں لیکن در اصل اِس رسالہ کی اشاعت عیسائی مشنوں کی اسلام کے خلاف کوششوں کی ایک اَور کڑی ہے۔ چنانچہ اِس پرچہ میں ایڈیٹر صاحب نے جو اِس حلقہ کے سب سے اعلےٰ عہدیدار یعنی بشپ بھی ہیں اِس اسلام اور عیسائیت کے تصادم کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:-

"ہمارے لئے ایک بڑا چیلنج:-

اسلام ہمارے لئے سب سے بڑی روک ہے اور غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اِس حلقہ میں اپنی ناطاقتی اور کم مائیگی کے ساتھ جس طرح بھی ہو مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے ایک نیا مؤثر طریقِ کار عمل میں لانا چاہیئے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ پُرانے گھسے ہوئے طریق ہمیں کسی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھنے دیتے۔ اِس سلسلہ میں مَیں اسلام اِن افریقہ پروجیکٹ کمیٹی نائیجیریا سے خط و کتابت کر رہا ہوں تاکہ وہاں سے کوئی مشورہ حاصل کیا جاسکے۔ اور اِسی طرح ڈاکٹر ڈبلیو اے بجلفلڈ پیئرے بینگنس سٹڈی سنٹر پی او بکس ۴۰۴۵ ابادان

(Dr. W. A. Bijlefeld, Pierre Benignus Study Centre, P.O. Box, Ibadan)

سے بھی خط و کتابت جاری ہے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ریورنڈ جان کراسلے کو دسمبر میں یہاں بھیجا جائے۔ اکثر اسلامی ممالک میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے جس کا پاٹنا بہت ہی دشوار ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے اپنے حلقہ میں اِس معاملہ میں کافی سبق سیکھا ہے کہ کون کونسے طریق محض ضیاعِ وقت ہیں اور کونسے طریق (اگرچہ بدقسمتی سے ان پر بہت ہی خرچ آتا ہے) کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اَور بہت سی باتیں بھی سیکھیں گے ہمیں عیسائیت کو ان میں پیش کرنے کے لئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا پڑے گا جس سے اُنہیں یہ محسوس ہوسکے کہ کوئی ایسی چیز پیش کی جارہی ہے جس کا ان کی زندگی کے روزمرّہ حالات سے گہرا تعلق ہے اور یہی بات ہے جس کی طرف ہم نے Lent کے دوران زیادہ توجہ دی تھی۔ ہم نے ان کو کوئی ایسی بات پیش کرنے کی کوشش نہیں کی جسے وہ مغائرت کی نظر سے دیکھے۔

یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ کام افریقنوں کے لئے کیا جاتا ہے اور افریقنوں کو ہی کرنا چاہیئے۔ اسلام مغربی افریقہ کا کوئی مقامی مذہب نہیں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں کے اسلام نے جو رنگ اختیار کیا ہے وہ غیر رسمی ہے لیکن جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے اس نے اپنے آپ کو ڈھالنے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کی۔ بے شک عیسائیت افریقہ میں سمندر پار سے آئی لیکن اب اسے مقامی بن جانا چاہیئے اور ہرگز ہرگز بیرونی مذہب نہ رہنا چاہیئے۔ یہ کام یورپین تو قطعاً نہیں کرسکتے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ وہ کوشش کریں کہ وہ ایمان (یعنی عیسائیت کے مذہب) کو جہاں تک ممکن ہے افریقی رنگ دے دیں لیکن اب ایک بوڑھے آدمی کو محض اسے دُودھ پلا پلا کر بچہ نہیں کہہ سکتے۔ افریقنوں ہی کو افریقی عیسائیت تیار کرنی پڑے گی۔ اور جو لوگ بااختیار رکھے جاسکتے ہیں ان کو اس بات سے ہرگز متردّد نہ ہونا چاہیئے کہ بعض غیر معمولی باتیں بھی اِس سلسلہ میں پیش آئیں گی۔ اِس بات پر تو ضرور نظر رکھنی چاہیئے کہ عقائد تو بالکل وہی ہیں لیکن ان کے اظہار کو یورپین طریق کے ساتھ باندھ دینا چاہیئے اور یہ بات ان طریقوں کے تعلق میں کہی جارہی ہے جو عبادت سے تعلق رکھتے ہیں۔" (بیکن صک)

آج سے سترّ سال قبل افریقہ میں کام کرنے والے عیسائی پادریوں کو اپنی کامیابی پر اِس قدر ناز تھا کہ وہ بار بار اور بآوازِ بلند اِس بات کا اعلان کرتے تھے کہ اسلام کے اب گنتی ہی کے چند روز باقی ہیں اور کہ عنقریب عیسائیت افریقہ کے تمام علاقوں پر اور سب باشندوں کے دِلوں پر قبضہ کرلے گی۔ اُس وقت عیسائیوں کا یہ خیال تھا کہ اسلام صرف سیاست ہی کے بل بوتے پر آگے آسکتا ہے۔ اور چونکہ مسلمانوں کو نہ صرف یہ کہ اب سیاسی طاقت حاصل نہیں ہے بلکہ آئندہ بھی مستقبل قریب میں اِس طاقت کے حاصل ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے اِس لئے اسلام کو نابود کر دینا اور مسلمانوں کو عیسائی بنا لینا کسی طرح بھی مشکل ثابت نہ ہوگا۔

ہندوستان میں عیسائیت اور اسلام کے تصادم کا ذکر کرتے ہوئے ہنری بیروز نے دنیا کے باقی ملکوں میں بھی عیسائیت کی ترقی کا یوں بڑا بول بالا تھا۔ تقریر کا اقتباس درج ذیل ہے۔ یہ لیکچر ۱۸۹۷ء میں شائع ہو کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلائے گئے تھے۔ اِس اقتباس سے عیسائیوں کے عزائم کا خوب پتہ چلتا ہے۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان اس وقت پستی کے گڑھے میں گر چکے تھے۔ مسلمان خود اپنی حالت پر نوحہ خواں تھے اور گویا دل سے یہ امید نکال ہی چکے تھے کہ انہیں بھی کبھی عروج حاصل ہوگا۔ گزشتہ صدی کے آخری اور موجودہ صدی کے شروع کے حصہ میں مسلمان علماء اور مدبر ہمارے لئے خیالات کا ایک انبار چھوڑ گئے ہیں اور یہ سارے کے سارے خیالات یاس ہی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

بہرحال بیروز کے ایک لیکچر کا اقتباس ملاحظہ ہو:-

"اب مَیں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اِس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوء افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔"

ایک اَور لیکچر میں کہا:-

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے۔"

جس وقت عیسائی اپنے بلند بانگ دعاوی سے دنیا کے کونے کونے میں یہ تاثر پیدا کر رہے تھے کہ اسلام اب چند روز کا مہمان ہے اور مسلمان اِن دعاوی کی گرج سے سہمے ہوئے تھے۔ اس وقت قادیان جیسے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ایک ہلکی سی آواز اٹھی اور اس نے فوری طور پر ایک ارتعاش سا پیدا کر دیا۔ لوگوں کی آنکھیں اس طرف اُٹھ گئیں اور بیدار مغز مدبّر یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ یہ آواز کیسی ہے اور کیا نتائج پیدا کرے گی۔ یہ آواز تھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی۔ اور اس آواز کا پیغام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی

خاص تقدیروں نے مجھے دنیا میں اسلام کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے کھڑا کیا ہے اور اسلام کی اِس موعود ترقی کا ایک پہلو یہ ہے کہ عیسائیت اپنی طاقت اور توانائی کے باوجود پاش پاش ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کو مخاطب کر کے اپنی بعثت کی غرض سے آگاہ کیا اور ادیانِ باطلہ کو رہتی دنیا تک قائم رہنے والے چیلنج دئے اور اس طرح مقابلہ پر بلایا کہ ہر ایک نے گریز ہی میں اپنی سلامتی محسوس کی اور جو نادان دشمن مقابلہ پر آ گیا وہ ایک عبرتناک باب کا اضافہ کر گیا حضورؑ نے فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اِس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنیکی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر آپ مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُتریگا ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اِس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۲-۵۳)

وقت کا ایک ایک لمحہ اِس بات کا گواہ ہے کہ ہر نیا دن حضورؑ کی پیشگوئی کی صداقت کا ایک نیا ثبوت لے کر طلوع ہوا اور ہر شام اپنے پیچھے ایسے آثار چھوڑ کر گئی جن سے چشم بصیرت کو یہ سمجھنے میں کوئی دقّت پیش نہ آ سکتی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سچائیوں کی بنیاد پر تھا۔ اسلام آگے بڑھتا گیا اور عیسائیت پیچھے ہٹتی گئی۔

(باقی)

قرآن مجید ناظرہ و ترجمہ کی سکیم

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت میں قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے یہ سکیم پیش فرمائی کہ جماعت کا کوئی مرد اور عورت ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس نے ناظرہ قرآن مجید نہ پڑھا ہوا ہو۔ اور جس نے ناظرہ پڑھا ہوا ہے اسے چاہیئے کہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے۔ آپ نے بار بار اس مضمون کے خطبے دئے ہیں تا جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔

اسی غرض کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فارم چھپوا کر تمام لجنات کو بھجوائے تھے جس سے جائزہ لیا جا سکے کہ ہر جگہ کی احمدی مستورات میں سے کتنی ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں اور کتنی باترجمہ۔ اور تا اس کے مطابق تعلیم کا انتظام کیا جا سکے۔ ابھی تک حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس سکیم پر چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے بہت کم لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کے کام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ دوست یہ سنکر خوش ہوں گے کہ بہت سے مقامات پر مردوں کی نسبت ہماری احمدی بہنیں قرآن کریم ناظرہ زیادہ جاننے والی ہیں ایک تو ہمیں شرم اور غیرت آنی چاہیئے۔ دوسرے ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر بھی بجا لانا چاہیئے کیونکہ جس گھر کی عورت قرآن کریم جانتی ہوگی اس کے متعلق ہم امید کر سکتے ہیں کہ اس گھر کے بچّے اچھی تربیت حاصل کر سکیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۵ر اگست ۱۹۶۶ء)

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات کے متعلق بے شک مسرّت کا اظہار فرمایا ہے لیکن حقیقی خوشی اور مسرّت کا ہمارے لئے وہ دن ہوگا جس دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرمائیں گے کہ ایک عورت بھی ایسی نہیں جو ناظرہ نہ جانتی ہو [illegible]

پس میں تمام لجنات کو پھر توجہ دلاتی ہوں کہ جن کی طرف سے فارم پُر ہو کر نہیں آئے وہ جلد از جلد فارم پُر کر کے بھجوائیں تاکہ ان کو کام کے متعلق ہدایات دی جاتی رہیں۔ اور وہ لجنات جنہوں نے فارم تو پُر کر کے بھجوا دئے ہیں اپنے کام کی باقاعدگی سے رپورٹ بھجواتی رہیں کہ وہ ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا کیا کام کر رہی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے قیام کی وجہ ہی یہی ہے تا قرآن کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اسی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو توجہ دلاتے رہے اور اسی طرف آپؑ کے خلفاء جماعت کو توجہ دلاتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر عورتوں میں تقریر کرتے ہوئے عورتوں سے دریافت فرمایا تھا کہ جو عورتیں ترجمہ قرآن مجید جانتی ہیں وہ کھڑی ہو جائیں۔ اس تعداد کو دیکھ کر حضورؓ نے فرمایا تھا:۔

"بہت خوشکن بات ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہیں۔ الحمد للہ۔ اب بیٹھ جاؤ میرے لئے یہ خوشی عید کی خوشی سے بھی زیادہ ہے۔ میرا اندازہ تھا کہ جتنی عورتیں کھڑی ہوئی ہیں اس کے دسویں حصہ سے بھی کم عورتیں ہوں گی جو قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوں مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہوئی ہیں مگر میرے لئے یہ تسلّی کا موجب نہیں میرے لئے تسلّی کا موجب تو یہ بات ہوگی جب تم میں سے ہر ایک عورت قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوگی۔"

پس تمام لجنات اور احمدی مستورات کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رُوح کو خوشی پہنچانے کا باعث بنیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ تمام لجنات اس امر کو یاد رکھیں کہ ان کی سالانہ رپورٹوں پر نمبر لگاتے ہوئے اس امر کو مدِّنظر رکھا جائے گا کہ انہوں نے ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کے لئے کیا کیا۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خلافتِ راشدہ کے عہد میں بیت المال کا نظام

(مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے)

ایک ترقی یافتہ اور منظم حکومت کے لئے جہاں دیگر شعبہ جاتِ انتظام مثلاً دفاع رسل و رسائل اور نشر و اشاعت کے صیغہ جات لازمی ہیں۔ وہاں مالیات کا محکمہ بھی انتہائی ضروری ہے۔ یہ محکمہ ایک لحاظ سے ہر تنظیم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ٹیکس اور چندہ جات کی وصولی کے بغیر دوسرے محکمے بھی صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ اور اگر خدانخواستہ اس کے انتظام میں کوئی نقص ہو یا ایسے کارکن پیدا ہو جائیں جو دیانت اور خشیتِ الٰہی کے مقام پر نہ ہوں۔ تو اس کا اثر دوسرے محکمہ پر بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں چھوٹی بڑی تنظیمیں اپنے مخصوص عہدیداروں مثلاً خزانچی اور محصل وغیرہ کے عہدوں کے لئے قابل ترین اور مخلص ترین کارکن تجویز کرتی ہیں اور ان کی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے جتنا سرمایہ بڑھتا ہے اتنا ہی اس تنظیم کی شہرت اور نیک نامی میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں آئین آمد و خرچ نہایت سادہ تھا۔ جو تحائف یا رقوم بطور زکوٰۃ چندوں کے آتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا تو انہیں غرباء اور یتامیٰ میں تقسیم فرما دیتے تھے یا پھر جنگی ضروریات کیلئے رکھ لیتے تھے اکثر اوقات کسی غزوہ میں جانے سے پہلے حضور انصار و مہاجرین سے قربانی کی تحریک فرماتے۔ اور مومنوں کی ایک جماعت سے مشورہ طلب فرماتے۔ اسی دستور کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے عہد تک عمل ہوتا رہا۔ اور اسلامی تنظیم دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی۔ لیکن عہد فاروقی میں جب غزوات کے نتیجے میں مالِ غنیمت جزیہ اور دیگر محاصل کی کثرت ہوئی۔ تو یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ان محاصل کی ترتیب اور باقاعدگی کے لئے ایک الگ محکمہ قائم کیا جاوے۔

ندوۃ المصنفین کی طرف سے خلافت راشدہ کے موضوع پر جو کتاب شائع کی گئی ہے۔ اس میں فاضل مصنف لکھتے ہیں

"جب مسلمانوں نے فارس اور روم کے علاقے فتح کئے۔ دولت و ثروت کی ریل پیل ہوئی اور اسے مستحقین پر محض اپنی رائے سے تقسیم کرنا خلیفہ اور اس کی مجلس شوریٰ کی دسترس سے باہر ہو گیا۔ تو اس کے لئے باقاعدہ محکمہ قائم کیا گیا اور بیت المال کو متمدن ملکوں کے اصول پر ترتیب دیا گیا۔

صورت یہ ہوئی کہ ۱۵ھ میں بحرین سے پانچ لاکھ کی کثیر رقم آئی۔ حضرت عمرؓ نے اہل مشورہ کو بلا کر مشورہ کیا۔ کہ اسے کس طرح خرچ کیا جاوے حضرت علیؓ نے فرمایا۔ جو کچھ رقم آپ کے پاس جمع ہو۔ وہ سال کے سال خرچ کر دی جاوے حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ آمدنی کی کثرت ہے اگر پانے والوں کے نام ضبط تحریر نہ کئے گئے۔ تو یہ معلوم نہ ہو سکے گا۔ کہ کس نے لیا۔ اور کس نے نہ لیا۔ ولید بن ہشام نے کہا۔ میں نے شاہانِ شام کے ہاں دیکھا ہے۔ کہ انہوں نے اس کام کے لئے دفتر قائم کر رکھے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس رائے کو پسند کیا۔ اور بیت المال کا محکمہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ اور عقیل بن ابی طالب مخزمہ بن نوفل۔ اور جبیر بن مطعم کو بلا کر محکمے کی تدوین کا کام ان کے سپرد کیا۔"

(تاریخ ملت مطبوعہ ندوۃ المصنفین ص ۲۵۶)

بیت المال کا صدر دفتر مدینہ منورہ میں قائم ہوا اور اس کے ماتحت صوبجات اسلامیہ کے صدر مقامات میں بیت المال کے دفاتر (شاخیں) قائم کئے گئے۔ صوبائی دفاتر میں اہل ملک کی آسانی کے لئے ملکی زبانوں میں کام ہوتا تھا۔ اور زیادہ تر پرانے اہلکار اس کام کی انجام دہی کے لئے رکھے گئے تھے۔ البتہ فتوح البلدان میں لکھا ہے کہ جب غیر ملکی اہلکاروں نے بددیانتی کی تو عبدالملک بن مروان نے ماتحت دفاتر بھی عربی زبان میں منتقل کرا دئے (فتوح البلدان ص ۳۵۰)

محاصل کی دو قسمیں

خلافت راشدہ کے زمانے میں محاصل کی دو قسمیں تھیں۔

(۱) وہ محاصل جو غیر مسلموں سے متعلق تھے

(۲) وہ محاصل جو مسلمانوں سے متعلق تھے

غیر مسلموں سے حاصل ہونے والے محاصل میں۔ خراج۔ جزیہ اور غنیمت کا مال شامل ہوتا تھا۔

مسلمانوں میں سے حاصل ہونے والے محاصل کی تفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ زکوٰۃ — مسلمانوں کے مال۔ سامان تجارت اور مویشی کی ایک معین مقدار پر چالیسواں حصہ وصول کیا جاتا تھا جن کا مفصل ریکارڈ بیت المال میں رکھا جاتا تھا۔

۲۔ عُشر — مسلمانوں کی زمینوں پر بجائے خراج کے پیداوار کا دسواں حصہ مقرر تھا۔ اور یہ عشر ہر فصل پر لیا جاتا تھا۔ خراج کی طرح سالانہ نہیں تھا۔

۳۔ صدقات! — اس میں صدقۃ الفطر قربانی اور کفارہ۔ وغیرہ کی رقوم شامل تھیں۔ جن کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جاتا تھا۔ اسی طرح ان یتامیٰ بیوگان اور غرباء کے مفصل نام درج تھے۔ جو صدقات کے مستحق ہوتے تھے

۴۔ عُشور — ان محاصل کے علاوہ ایک چنگی ٹیکس "عشور" کے نام سے رائج تھا۔ مسلمان سوداگر جب اپنا مال دوسرے ملکوں میں لے جاتے۔ تو انہیں وہاں اپنے سامان کا محصول ادا کرنا پڑتا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حکم دیا۔ کہ ایسے ممالک جو مسلمانوں سوداگروں سے چنگی وصول کرتے ہیں۔ اگر اپنا مال مسلمان ممالک میں بھیجیں۔ تو ان سے بھی اسی شرح سے چنگی وصول کی جائے جس شرح سے مسلمان سوداگر ادا کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ یہ محصول صرف اُس مال پر وصول کیا جاتا تھا۔ جس کی قیمت دو صد درہم سے زیادہ ہوتی تھی۔

محاصل کی فہرست پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے زمانے میں محاصل کا بار غیر مسلموں پر بہت کم ڈالا گیا تھا۔ یہ رواداری اور حسن سلوک کی اتنی درخشاں مثال ہے۔ کہ کسی اور حکومت میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے سپین میں اسلامی حکومت کے مغلوب ہونے کے بعد جب عیسائیوں نے مسلمانوں کی املاک پر قبضہ کیا۔ تو ظلم و تعدی کا ایک ایسا گھناؤنا باب کھلا۔ کہ خود انسانیت سر پیٹ کے رہ گئی۔ تمام عظیم الشان لائبریریاں اور مساجد ایسی مسخ کر دی گئیں کہ ان کی ہیئت ہی بدل کر رہ گئی۔ مگر اسلامی عہد میں انسان کی عظمت قائم رکھی گئی اور تاریخ کا وقار برقرار رکھا گیا۔

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ اسلامی خلفاء کا حکم تھا۔ کہ ذمیوں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہونے پائے مشاہیر الاسلام میں مرقوم ہے۔ کہ جب عراق سے سالانہ خراج وصول ہو کے آتا۔ تو حضرت عمرؓ کوفہ بصرہ سے دس دس معزز ین کو شہادت میں طلب کرتے۔ انہیں خدا کی قسم کھا کر اقرار کرنا پڑتا۔ کہ خراج کی وصولی میں یا دیگر محاصل کو حاصل کرنے میں کسی مسلم یا غیر مسلم پر ظلم نہیں کیا گیا۔ اور جو کچھ وصول ہوا ہے۔ امام ابوالفتح ابن جوزی نے مناقب عمر میں لکھا ہے کہ عمرو بن میمون کی حضرت عمر سے ان کی شہادت سے چند روز پہلے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ حضرت عمر حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف سے متفکرانہ انداز سے فرما رہے ہیں کہ تم عراق میں محاصل کی وصولی میں کیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ تم نے مقررہ شرح سے زیادہ نہ وصول کر لیا ہو۔ ان دونوں نے عرض کیا۔ کہ "حضرت ایسا نہیں ہو سکتا" حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ اگر زندگی بخیر رہی تو میں ایسا انتظام کر جاؤں گا۔ کہ عراق کی کوئی بیوہ عورت کسی کی محتاج نہ رہے گی۔ اس واقعہ کے چار روز کے بعد حضرت عمرؓ شہید ہو گئے (خلافتِ راشدہ مصنفہ قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی ص ۳۶)

غرض خلافت راشدہ میں بیت المال کے نظام کی یہ بنیاد تھی۔ پھر جوں جوں حکومت۔ اور دولت و ثروت کی فراوانی ہوتی۔ انہی بنیادوں پر محاصل کا انتظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ خدا ترسی۔ انصاف۔ اور دیانت۔ یہ ستون تھے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے مسلمان مشاہیر کی عظمت کو نوازا۔ اور انہیں دین و دنیا کی رفعتیں عطا فرمائیں۔

تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر ۶۶ء میں محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے کا جو مضمون "روحانی نظام کا نقطۂ مرکزی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس کے ص ۲ کے کالم ۲ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک حوالہ مضمون نگار کی عبارت کے ساتھ خلط ملط ہو گیا ہے حضور کا ارشاد جو کہ الفضل مورخہ ۲ مئی ۶۶ء سے نقل کیا گیا ہے۔ اس فقرہ پر ختم ہو گیا ہے۔ "خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی" اس سے آگے مضمون نگار کی اپنی عبارت شروع ہوتی ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

طاقت صحت اور جوانی کے لئے

ہیلتھی کورس

تجربہ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس دس روپے سامپل کٹ، لائف میڈیکل سٹور، چوک گھنٹہ گھر ملتان

تیار کردہ:۔ پام ہومیو فارمیسی رجسٹرڈ۔ کرشن نگر لاہور

لجنہ اماء اللہ سرگودہا کی سالانہ تربیتی کلاس

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا دورہ مسعود

(محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سرگودہا)

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ سرگودہا نے اپنی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس کے انعقاد کا انتظام کیا۔ یہ کلاس ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کی کوٹھی واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز مسعودہ اختر صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے کلاس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مختصر خطاب کیا۔ دس روز تک بچیاں بڑے ذوق و شوق سے اس میں شامل رہیں۔ کلاس کے اختتام کے لئے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خدمت میں تشریف لانے کی درخواست کی گئی۔ جسے آپ نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ مورخہ ۴ ستمبر بروز اتوار محترمہ آپا جان بیگم صاحبزادی امۃ المتین و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ڈیڑھ بجے (۱½) کے قریب بذریعہ موٹر کار ربوہ سے سرگودہا تشریف لائیں بہت سی ممبرات نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔

تلاوت و نظم کے بعد عزیزہ بشریٰ بیگم سیٹلائٹ ٹاؤن نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کے بعد حضرت آپا جان کی تقریر شروع ہوئی آپ نے فرمایا مجھے یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی یہ کلاس بہت کامیاب رہی اور حاضری بھی خوشکن رہی۔ لیکن ہمارے لئے حقیقی مسرت کا دن تو وہی ہوگا۔ جب تمام دنیا اسلام کے پرچم تلے جمع ہو جائے گی۔ ایک دو سیپاروں کا پڑھ لینا یا دس روز کی کلاس لگا لینا ہی کافی نہیں۔ ہمیں اپنے طور پر بھی قرآن کریم سیکھنا چاہیئے۔ اور کوئی بچہ کوئی عورت کوئی جوان کوئی بوڑھا ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم پڑھنا یا ترجمہ سیکھنا کوئی مشکل امر نہیں اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے ولقد یسرنا القرآن وہ بچیاں

جو تاریخ جغرافیہ انگریزی فلسفہ حساب وغیرہ کی کتابیں یاد کرتی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ نہ سیکھ سکیں۔ آپ نے ماؤں پر زور دیا کہ وہ خود ترجمہ پڑھیں اور اپنی بچیوں کو بھی ترجمہ سکھائیں۔ اس کے بعد آپ نے بچیوں کو انعام تقسیم فرمائے۔ آپ کی تقریر بڑے انہماک سے سنی گئی۔

محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ نے جو مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے کلاس کو پڑھانے کے لئے آئی تھیں اپنی الوداعی تقریر میں اس بات پر اظہار خوشنودی کیا کہ یہ کلاس ہر طرح کامیاب رہی اور اس میں صرف بچیوں نے ہی حصہ نہیں لیا بلکہ ہر طبقہ کی بڑی عمر کی عورتوں نے بھی حصہ لیا۔ بعد سیٹلائٹ ٹاؤن کی صدر محترمہ خورشید صاحبہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ۴½ بجے شب کے قریب حضرت آپا جان بذریعہ کار واپس ربوہ روانہ ہو گئیں۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

روگ کا سوگ نہ کر

دمہ بلغمی کھانسی کا یک روزہ علاج۔ صرف دسہرہ کی پورنماشی کو ہر سال کیا جاتا ہے اس سال دمہ کی دوائی ایک ہی دن ۲۸ اکتوبر جمعۃ المبارک کھلائی جائیگی ضرور تشریف لائیں جوابی خط لکھکر ہدایات طلب کریں خادم خلق۔ نثار احمد سنگوی شاہی چوک غلام محمد آباد لائلپور

الفضل

میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

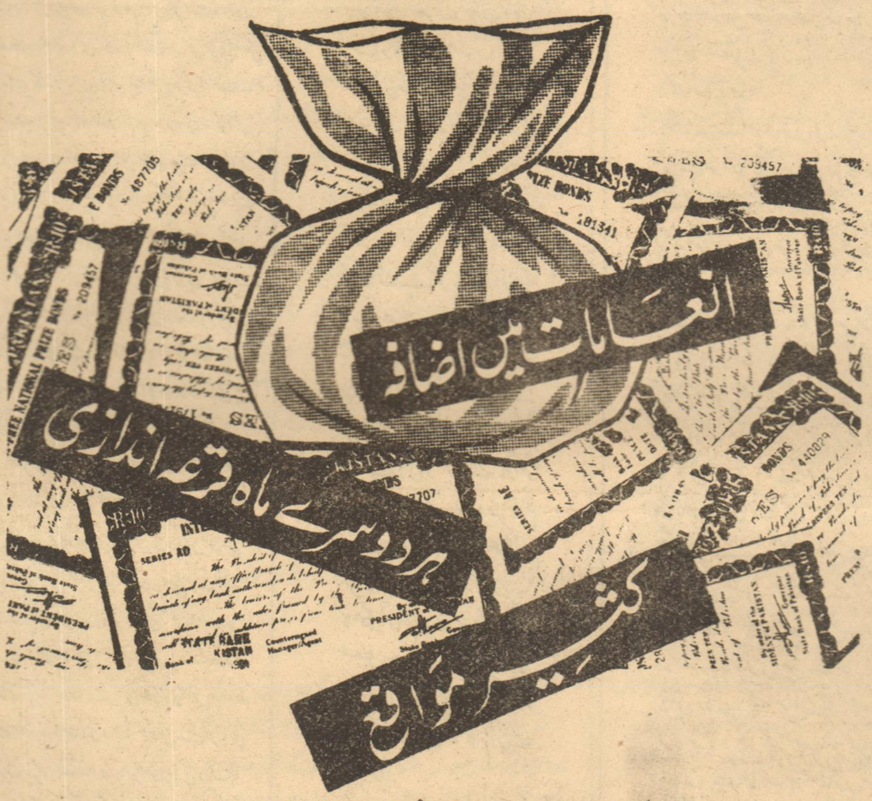

اب دس روپیہ کے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر ہر دوسرے ماہ بیس ہزار روپیہ سے لے کر سو روپیہ تک کے ایک سو گیارہ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

یاد رکھیئے آئندہ قرعہ اندازی ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ہوگی۔ اور اس میں انعامی بونڈ کے تقریباً ۳۶ سلسلے شامل ہوں گے۔

آپ تمام سلسلوں کے زیادہ سے زیادہ انعامی بونڈ خرید کر انعامات پانے کے مواقع بڑھائیں ۱۵ اکتوبر کی اگلی قرعہ اندازی میں شرکت کے لئے اپنے انعامی بونڈ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۶ء سے قبل خرید لیں۔

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

انعامی بونڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کیلئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے ملتے ہیں

NATIONAL 761 D

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۲:۔ میں عبدالمالک راجہ فلائنگ آفیسر ولد میجر عبدالحمید صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲½ سال پیدائشی احمدی، ساکن پی سلہ الف آفیسرز میس سرگودھا حال ۳/۲ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ایک ہزار روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ایک دہائی (۱/۱۰ حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ایک دہائی (۱/۱۰ حصہ) کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد عبدالمالک راجہ۔ دفتر داول (۵/۵۰)

گواہ شد:۔ غلام محمد ناظر بیت المال دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ غلام یسین مبلغ امریکہ۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۳:۔ میں علی احمد ولد اللہ دتہ صاحب قوم گوجر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مبارک آباد۔ ڈاک خانہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۷/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ صرف مبلغ ساٹھ روپے ہے جو کہ مجھے گزارہ کے طور پر وقف جدید سے الاؤنس ملتا ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ (چندہ شرط اول ۱/۱)

العبد:۔ علی احمد بقلم ساکن مبارک آباد۔ ڈاکخانہ بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد۔

گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد:۔ فضل الٰہی قادر احمد معلم وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۸۴۲۴:۔ میں بلقیس عزیز بنت میاں عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار قوم راجپوت پیشہ معلمی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

۱۔ سونے کی بالیاں ۴ عدد

۲۔ ایک طلائی انگوٹھی۔

ان کا کل وزن پونے دو تولہ ہے اور سونے کے موجودہ بھاؤ کے اعتبار سے ان کی کل قیمت -/۲۲۷ روپے ہے اس کے علاوہ بذریعہ ملازمت -/۲۵۰ روپے ماہوار میری آمد ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا کل جائداد اور اپنی ماہوار آمد کے جو بھی وہ ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ دشرط اول -/۲ ماہوار)

الامۃ:۔ بلقیس عزیز بی اے بی ایڈ دارالصدر غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ جلال الدین ولد عبدالستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالرشید ارشد شاہد برادر موصیہ مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر حال وارد۔ ربوہ۔

سانگلہ ہل کے احباب

روزنامہ

الفضل

کا تازہ اخبار

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب سیکرٹری مال ایجنٹ الفضل سے حاصل کریں۔

(مینجر)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو صرف یو ایس اے میں تیار کنندگان و فراہم کنندگان سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کے نمائندگان کی وساطت سے حسب ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
	PG/105/DY(AIDLOANNO.070)66 ڈیٹ درفتہ سلنڈر کے لئے بولٹ تھریڈنگ مشینیں۔ ۳ سیٹ	۱۰ روپے	۶۶/۹/۱۰ تا ۶۶/۱۰/۲۴	۶۶/۱۰/۲۵ بوقت ۸ بجے صبح	۶۶/۱۰/۲۵ بوقت ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اسپکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ماسوائے جمعہ تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات بلاقیمت دفتر کونسلیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیو یارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف انہی مقررہ ٹنڈر فارموں پر کی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹوکل فرمیں جو زر مبادلہ کے کسی قسم کی سہولت طلب کئے بغیر حاضر سٹاک پیش کر سکتی ہوں بھی فری ڈبلیو ری کراچی یا سٹورز ڈپو لاہور بشمول سرکاری ٹیکس / ڈیوٹی وغیرہ اور دیگر تمام اخراجات کی بنیاد پر ٹنڈر دے سکتی ہیں۔

INF(L) 2499

اپنے دوستوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بنایئے (سالانہ چندہ صرف چھ روپے ۶/ (مینیجر اشاعت)

بندہ کا صرف اپنے مُنہ سے یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا

مدد حاصل کرنے کے لئے بعض مخصوص ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصولِ نصرت الٰہی کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بندے کا صرف اپنے مونہہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دین کے معاملے میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا ان کے لئے دعائیں نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص عبادت اور خدمت دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لوگ مونہہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ لیکن یہ نہیں جانتے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے وہ ڈاکخانہ میں روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک منی آرڈر فارم پر نہیں کیا جائیگا وہ پیسہ پوسٹ نہیں ہو سکتا۔ یا وہ ڈاکخانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں۔ ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذرا سی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیج کر ہماری مدد کیجئے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہوتی ہے جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت شامل حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ کا فارم ہے جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل نہیں ہو سکے گی۔

(تفسیر سورہ البقرہ ص ۲۸۶، ۲۸۷)

—٭—

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

• راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان نے بھارت پر ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر بھارت کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک متنازعہ علاقہ ہے اس حقیقت کو دنیا کا ہر ملک اور اقوام متحدہ تک تسلیم کر چکی ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ بات ایک نوٹ میں کہی ہے جو بھارت کے ۲ ستمبر کے نوٹ کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ یہ نوٹ ۹ ستمبر کو پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر کے حوالے کیا گیا ہے۔

اس نوٹ میں پاکستان نے صاف طور پر کہا ہے کہ بھارت کے اس مؤقف کو ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ اعلان تاشقند کی دفعہ ۱۱۱ کے تحت بھارت کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کا حصہ بنانے کی کوشش کرے۔ پاکستان کا موقف ہے کہ بھارت کا یہ الزام یک طرفہ اور غیر قانونی ہے بھارت نے متنازعہ کشمیر کے متعلق یہ موقف پاکستان کے ۸ جولائی کے احتجاجی نوٹ کے جواب میں اختیار کیا ہے یہ جواب پاکستان کو ۲ ستمبر کو ملا تھا۔ بھارت کے صدر نے کشمیر میں غیر قانونی سرگرمیوں کا انسدادی آرڈیننس نافذ کر دیا تھا۔ اس پر پاکستان نے بھارت سے سخت احتجاج کیا تھا۔

• راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ یہاں کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ روس کے وزیراعظم مسٹر کوسیجن نومبر کے وسط میں جب پاکستان کے دورے پر آئیں گے تو ان کے ہمراہ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری اوّل مسٹر برزنیف اور وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو بھی ہوں گے ان ذرائع کے مطابق روس کے وزیر اعظم اعلان تاشقند کے مطابق بھارت اور پاکستان کے تنازعات کو حل کرانے کے لئے ایک گول میز کانفرنس کا اہتمام کریں گے اس کانفرنس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ دونوں ملکوں نے اعلان تاشقند کے بعد تنازعات کو حل کرنے کے لئے کیا کوششیں کی ہیں۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق جو اس نے سفارتی ذرائع کے حوالے سے شائع کی ہے۔ مسٹر کوسیجن اپنے دورہ پاکستان و بھارت کے دوران صدر ایوب اور مسز اندرا گاندھی کے درمیان بات چیت کرانے کی کوشش کریں گے۔

• لاہور ۱۴ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے اضلاع لاہور، سیالکوٹ، سرگودہا، جھنگ اور شیخوپورہ میں سیلاب کی صورتحال بدستور خراب ہے البتہ دریائے راوی میں شاہدرہ کے اور جسڑ کے مقام پر پانی اتر رہا ہے۔ لاہور کے سرحدی دیہات ابھی تک پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں دریائے جہلم اور چناب کے سیلاب کے باعث بعض اور سڑکوں پر بسوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے تازہ اطلاعات کے مطابق سب ڈویژن میں سیلاب سے فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔

• راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کی بری فوج کے نامزد کمانڈر انچیف لفٹیننٹ جنرل اے ایم یحییٰ خان کل ایک خاص طیارے میں راولپنڈی سے نئی دہلی پہنچے۔ جہاں وہ فوجی سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ کانفرنس آج شروع ہو رہی ہے بریگیڈیئر غلام عمر خان ڈائریکٹر ملٹری آپریشنز جنرل یحییٰ خان کے ہمراہ ہیں۔

اعلان برائے طالبات جامعہ نصرت

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی اطلاع کے مطابق امسال امتحان انٹرمیڈیٹ ۱۹۶۶ء کا نتیجہ اخبارات میں شائع نہیں ہوگا۔ بلکہ بورڈ کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک رزلٹ سپلیمنٹ شائع کیا جائے گا۔

چنانچہ رزلٹ سپلیمنٹ کی کاپیاں (محدود تعداد میں) منگوانے کے لئے سیکنڈری بورڈ کو لکھا گیا ہے۔ طالبات ۲۵ پیسے فی کاپی کے حساب سے دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کر سکیں گی۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴